تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸/ اکتوبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق کے مطابق تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر اس سال فضل اور احسان کی جو بارشیں برسائیں ان میں سے ایک حصہ تحریک جدید نے بھی وصول کیا اور جس طرح جماعت کے دیگر شعبوں میں ہر پہلو سے ہر ملک میں غیر معمولی ترقیات نصیب ہوئیں، تحریک جدید کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کے میدان میں بہت آگے بڑھنے کی توفیق عطا ہوئی۔

اب تک جو اعداد و شمار موصول ہو چکے ہیں ان کو دیکھ کر دل اللہ کی حمد سے اور بھی زیادہ بھر جاتا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ میں نے بارہا بیان کیا ہے ہمارے ظرف محدود ہیں اور اللہ کی حمد بہت زیادہ اور بڑی وسیع ہے۔ اس کے احسانات اتنے زیادہ ہیں کہ وہ ہمارے دل میں سما نہیں سکتے اس لئے یہ ناممکن ہے کہ الفاظ میں ان کا شکریہ ادا کیا جا سکے، اعمال میں ان کا شکریہ ادا کیا جا سکے، احساسات میں اور تصورات میں ان کا شکریہ ادا کیا جا سکے۔ صرف ایک بے حسی کا احساس پیدا ہوتا ہے، کم مائیگی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور ہمارے شکر کا خلاصہ یہی احساس ہے اپنے عجز کا اور اپنے انکسار کا اور اپنی کم مائیگی کا کہ اے خدا! تیرے احسانات ہماری طاقت سے بڑھ کر آگے آگے دوڑ رہے ہیں اور ناممکن ہے کہ کسی پہلو

سے بھی یعنی زبان سے، تصور سے، عمل سے، کسی لحاظ سے بھی ہم تیرے شکر کا حق ادا کرسکیں۔

تحریک جدید کے گزشتہ سال کے اعلان کے وقت میں نے پاکستان کے احباب جماعت کو یہ توجہ دلائی تھی کہ چونکہ اخراجات بڑھ رہے ہیں، روپے کی قیمت کم ہو رہی ہے اور تنخواہوں میں بھی نمایاں اضافہ کرنا پڑ رہا ہے اس لئے وہ اپنے وعدوں کو تیس لاکھ تک پہنچا دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا اندرون پاکستان تحریک جدید کے وعدے خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴,۰۶,۴۷۷ روپے سے بڑھ کر ۳۰,۴۷,۴۷۲ روپے ہو گئے۔ اس کے مقابل پر وصولی کی کیفیت بہت خوشکن ہے۔ گزشتہ سال اس تاریخ تک وصولی ۱۳,۹۱,۶۵۰ روپے تھی، اس کے مقابل پر امسال وصولی ۲۱,۸۹,۷۶۴ روپے ہے۔ بقیہ وصولی اس سال کے اس مہینے میں اور بعد کے مہینوں میں یعنی جنوری سے پہلے پہلے انشاء اللہ پوری ہو جائے گی کیونکہ گزشتہ سالوں میں یہی دستور رہا ہے کہ بعض دفعہ جماعتوں میں وصولی ہو تو جاتی ہے لیکن اطلاعات ذرا دیر سے آتی ہیں اور کچھ وصولیاں پیچھے بھی رہ جاتی ہیں۔ بہر حال گزشتہ سال ۱۳,۹۱,۶۵۰ کی وصولی کے مقابل پر وصولی ۲۱,۸۹,۷۶۴ روپے تک پہنچ گئی تو چونکہ اس سال وعدوں کے مقابل پر وصولی کی رفتار گزشتہ سال سے تدریجاً بھی زیادہ ہے اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ تیس لاکھ کا یہ بجٹ نہ صرف پورا ہو جائے گا بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ جائے گا۔

علاوہ ازیں میں نے دفتر سوم کے متعلق یہ تحریک کی تھی کہ ہماری نئی نسلوں میں خدا کے فضل سے ایسی بہت بڑی تعداد بالغ ہو رہی ہے جو تحریک جدید کے کسی دفتر میں شامل نہیں ہوسکی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں میں نے لجنہ اماء اللہ کے اوپر ذمہ داری ڈالی تھی کہ وہ دفتر سوم میں اضافہ کی خصوصیت کے ساتھ کوشش کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا۔ گزشتہ سال تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد ۲۷,۲۰۹ تھی جبکہ امسال لجنہ اماء اللہ کی خصوصی کوشش کے نتیجہ میں یہ ۳۹,۵۹۹ ہو گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سال ۱۲,۳۹۰ زائد احمدیوں کو تحریک جدید میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ لجنہ نے بڑی ہمت کی ہے خصوصاً کراچی، راولپنڈی، ربوہ، فیصل آباد، لاہور، سیالکوٹ، خان پور اور کھاریاں کی لجنات نے بہت محنت سے کام کیا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ خوشی ان چندہ دہندگان کی تعداد کے بڑھنے کی ہے کیونکہ یہ وہ لوگ تھے جو ایک نیکی سے محروم تھے، یہ ۱۲,۳۹۰ احمدی جو پہلے تحریک جدید کے چندہ میں شمولیت سے محروم تھے، محض خوشخبریوں میں شامل ہوا

کرتے تھے اور قربانیوں میں شامل نہیں تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ان پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے کہ ان کو اس عظیم قربانی میں حصہ لینے کی توفیق بخشی ہے اور جب نیکی کی ایک دفعہ توفیق مل جائے تو یہ ایک تجربہ ہے اور قانون قدرت ہے کہ پھر لازماً آگے بڑھنے کی توفیق ملتی ہے۔ یہ وہ خوش قسمت ہیں جن کو اس سال تحریک جدید میں شمولیت کی توفیق ملی۔ انشاء اللہ وہ آئندہ بھی اپنے رب کریم سے اس سے بہت بڑھ کر توفیق پاتے رہیں گے۔ جماعت احمدیہ کی قربانی کرنے والی فوج میں اس غیر معمولی اضافہ پر ہم اللہ تعالیٰ کے بے حد احسان مند ہیں اور جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔

ایک تحریک میں نے کھاتوں سے متعلق کی تھی کہ دفتر اول کے جو بزرگ ابتدائی قربانیوں میں شامل ہوئے تھے ان کے نام ایسے نہیں کہ وہ بھلا دیئے جائیں۔ میں نے ایسے بزرگوں کے ورثا کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنے فوت شدہ بزرگوں کے نام کو قیامت تک زندہ رکھنے کے لئے مرحومین کی طرف سے چندے ادا کرتے رہیں تا کہ دنیا ان کو ہمیشہ ہمیش کے لئے یاد رکھے کہ یہ وہ پہلے پانچ ہزار تھے جنہوں نے تمام دنیا میں اسلام کی فتح کی داغ بیل ڈالی اور عمر بھر وفا کے ساتھ اور غیر معمولی تکلیفیں اٹھا کر بھی انہوں نے قربانیاں کیں۔ چنانچہ میرے توجہ دلانے پر اس تحریک میں حصہ تو لیا گیا ہے لیکن ابھی اس میں مزید گنجائش موجود ہے۔ ایسے ۲۰۰ فوت شدگان تھے جن کے چندے بند ہو چکے تھے لیکن ان کے ورثا کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی، انہوں نے مرحومین کے دوبارہ کھاتے جاری کروائے اور اب ان کے کھاتے انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ ان کے ورثا نے عہد کئے ہیں ہمیشہ ہمیش کے لئے جاری رکھے جائیں گے۔ اس میں مشکل یہ ہے کہ تحریک جدید کے بہت سے چندہ دہندگان ایسے تھے جن کے ورثا کے متعلق یہ پتہ نہیں لگ سکا کہ وہ کہاں ہیں اور اس کے لئے الفضل میں جو مختصر سی جگہ مہیا ہوتی ہے، اس میں اعلانات کے باوجود بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی نظر میں یہ بات آتی نہیں ورنہ یہ ممکن نہیں ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ ہمارے بزرگوں نے یہ قربانیاں دی تھیں اور اب ان کے نام کے کھاتے بند ہو رہے ہیں تو وہ قدم آگے نہ بڑھائیں۔ مجھے یقین ہے کہ جس کو بھی علم ہوتا چلا جائے گا وہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس تحریک میں شامل ہوتا چلا جائے گا۔ تحریک جدید کو چاہئے کہ مجاہدین تحریک جدید کی پہلی فہرست ایک کتاب کی صورت میں شائع کر کے مختلف جماعتوں میں بھجوائے کیونکہ الفضل میں تو ممکن نہیں ہے کہ ان فہرستوں کو بار بار شائع کیا جا سکے۔ جماعتوں میں یہ فہرستیں پڑھ کر سنائی

جائیں اور پھر جماعتی سطح پر تحقیق کی جائے کہ ہر جماعت سے تعلق رکھنے والے ایسے کتنے لوگ ہیں جن کے بزرگان تحریک جدید کی صفِ اول میں شامل تھے لیکن ان کے کھاتے بند ہیں۔ یہ تو اندرون ملک کی کیفیت ہے چندوں کی ادائیگی کی اور جیسا کہ اعداد و شمار سے ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے ہر پہلو میں غیر معمولی ترقی عطا فرمائی ہے۔

جہاں تک بیرون پاکستان کی جماعتوں کا تعلق ہے میں نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ جہاں تک حصہ آمد اور چندہ عام کا تعلق ہے باہر کی جماعتوں کا چندہ پاکستان کے چندوں کے دگنے سے زائد ہے اور جہاں تک تحریک جدید کا تعلق ہے وہ نصف سے کم تو نہیں تقریباً نصف بنتا تھا اس سے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ باہر کی جماعتوں میں کم از کم چار گنا زیادہ گنجائش موجود ہے۔ اس وقت ان کا چندہ گیارہ لاکھ تھا۔ چنانچہ مجھے یہ اندازہ تھا کہ اگر جماعت کوشش کرے تو چار گنا بلکہ پانچ گنا بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔ یعنی خدا توفیق دے تو ۴۴ لاکھ سے ۵۰ لاکھ تک بلکہ اس سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں حیرت انگیز فضل فرمایا اور اس ایک سال کے اندر اندر باہر کی جماعتوں کا چندہ گیارہ لاکھ سے بڑھ کر ۵۳,۶۰,۰۰۰ روپے ہو چکا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ از خود فرشتوں کے ذریعہ دلوں میں تحریک فرما رہا ہے۔ چنانچہ اتنے حیرت انگیز اضافے ہوئے ہیں اور ایسی ایسی جگہوں سے چندہ آیا ہے جہاں سے انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مزید گنجائش ہوگی۔ باہر بعض ایسی جماعتیں ہیں جو بڑی مستعد ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ پہلے اپنی توفیق کے مطابق چندے دے رہی تھیں۔ پھر آمدنیوں کی نسبت مہنگائی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ یعنی صرف پاکستان میں مہنگائی نہیں ہے ساری دنیا مالی لحاظ سے بحران کا شکار ہے اور دنیا کا جینا دوبھر ہو رہا ہے۔ خصوصاً وہ لوگ جو محنت مزدوری کر کے گزارہ کرتے ہیں ان کو مکانوں کے بہت زیادہ کرائے دینا پڑتے ہیں، پھر خوراک مہنگی ہوگئی، لباس مہنگے ہوگئے، غرضیکہ باہر کی دنیا بڑی مشکل سے گزارے کر رہی ہے۔ اس کے باوجود غیر معمولی اضافے، یہ حیرت انگیز بات ہے اور صرف وعدوں میں ہی اضافہ نہیں ہوا بلکہ اس کے ساتھ وصولی میں بھی امسال اسی شان سے غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ اب تک ۴۰,۵۹,۴۸۰ روپے وصول ہو چکے ہیں جو گزشتہ سال کی وصولی کی نسبت سے بھی زیادہ ہیں اور کئی گنا اسی نسبت سے زیادہ ہیں جس سے وعدے زیادہ ہوئے ہیں۔ پس ہم امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ بقیہ وصولی

بھی بہت جلد ہو جائے گی کیونکہ یہ جماعتیں ساری دنیا میں پھیلی پڑی ہیں اس لئے وہاں سے بروقت اطلاع آنا زیادہ مشکل کام ہے۔ وکیل المال صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ ایسے بہت سے ملک ہیں جن کی وصولی اس میں شامل نہیں ہو سکی۔ بعض جماعتوں کی اطلاع جولائی کی ہے، بعض کی اس سے بھی پہلے کی ہے غرضیکہ ہرگز بعید نہیں کہ آج تک ان کی وصولی ۵۲,۰۰,۰۰۰ کے لگ بھگ ہو چکی ہو اور اس کی اطلاع آتے آتے شاید ایک مہینہ اور لگ جائے۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو وعدوں کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا اور یہ بعید نہیں کہ وصولی وعدوں سے بھی آگے بڑھ جائے۔

جہاں تک وصولی میں غیر معمولی اضافوں کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا بعض جماعتیں مستعد ہونے کے باوجود اس معاملہ میں بہت تیزی سے آگے بڑھی ہیں۔ بیرون پاکستان نمایاں طور پر کام کرنے والی جماعتوں میں سے امریکہ کا اضافہ تین گنا ہے، کینیڈا کا ساڑھے پانچ گنا اور ٹرینیڈاڈ کا دس گنا، سرینام کا چھ گنا، برطانیہ کا تین گنا، جرمنی کا دوگنا ہے۔ کئی نوجوان جو جرمنی میں کام کرتے ہیں ان کی تعداد میں کمی آئی ہے کیونکہ ان میں سے بہت سے دوسرے ملکوں میں ہجرت کر گئے ہیں۔ کچھ دوستوں کو جرمن قانون کے مطابق مزید ٹھہرنے کی اجازت نہیں ملی۔ یہ جماعت پہلے بھی چندوں میں بڑی مستعد جماعت تھی اس لئے ان کا دوگنا اضافہ بھی مالی قربانی کی طرف ایک بہت بڑا قدم ہے۔ ڈنمارک کا پانچ گنا اصافہ ہوا ہے۔ سویڈن کا سات گنا ناروے کا چار گنا اضافہ ہوا ہے۔

اور بھی زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ مالی قربانی کے اس جہاد میں افریقن ممالک بھی خدا کے فضل سے پیچھے نہیں رہے۔ چنانچہ نائیجیریا کا بارہ گنا اضافہ ہے اور غانا کا ساڑھے پانچ گنا۔ غانا کے اقتصادی حالات اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ وہاں کی جماعتوں کا ساڑھے پانچ گنا اضافہ ایک غیر معمولی قربانی ہے کیونکہ وہاں تو اس قدر مہنگائی ہو چکی ہے اور اقتصادی حالت دن بدن اتنی خطرناک ہو رہی ہے کہ لوگوں کو کھانے کے لئے روٹی نہیں ملتی۔ پٹرول غائب ہے موٹریں موجود ہیں لیکن چل نہیں سکتیں اس لئے اپنی اپنی جگہ پر کھڑی ہیں۔ ٹیوب ویل اگر ہیں تو بند پڑے ہیں، کھانے کے لئے گندم بھی مہیا نہیں ہو رہی۔ جو افریقن جنگلوں میں رہتے ہیں وہ تو جڑیں کھا کر گزارہ کر لیتے ہیں لیکن وہ جڑیں بھی اب کم ہو رہی ہیں کیونکہ پچھلے چھ مہینے سے بارش نہیں ہوئی اس لئے قحط سالی کا بڑا

خطرہ ہے۔ افریقن قوموں کے لئے بھی جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور وہیں سے ان کی غذا مہیا ہوتی ہے ان کے لئے بھی قحط سالی کا خطرہ ہے اور جو لوگ شہروں میں رہ رہے ہیں ان کی بھی بہت بری حالت ہے۔ ان حالات میں غانا کی جماعتوں کے چندے میں ساڑھے پانچ گنا اضافہ ایک غیر معمولی اور بہت بڑا اقدم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور یہ دعا کرنی چاہئے کہ اس نیکی کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ سارے ملک پر رحم فرمائے۔

یہ جتنے بھی اضافے میں نے بیان کئے ہیں ضروری نہیں کہ جس نسبت سے اضافہ ہوا ہے اسی نسبت سے اخلاص میں بھی ترقی ہوئی ہو یا اخلاص کے اندر بھی وہی نسبت پائی جاتی ہو۔ یہ اندازہ لگانا یہ اربعے لگانا درست نہیں کیونکہ مختلف ممالک مختلف اقتصادی پلیٹ فارمز پر کھڑے ہیں، ان کی اقتصادی حالت ایک جیسی نہیں ہے۔ چنانچہ پہلے مختلف ممالک کی قربانی کا معیار مختلف تھا۔ بعض ایسے ممالک تھے جو تحریک جدید میں پہلے ہی بڑی اچھی اور نمایاں قربانی کر رہے تھے۔ مثلاً انگلستان کی جماعتیں ہیں ان کے چندے میں تین گنا کا اضافہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے مگر اس کے مقابل پر بعض جماعتیں چندوں میں بہت پیچھے تھیں ان کا اگر دس گنا بھی اضافہ ہو گیا ہے تو یہ مطلب نہیں ہے کہ انگلستان کے مخلصین کے مقابل پر ان کا اخلاص بھی اتنے گنا زائد ہے۔ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان چندوں کے پیچھے کس جماعت کو کتنی قربانی کی توفیق ملی اور ان کے اخلاص کی قیمت خدا کی نظر میں کیا ہے۔ ہم تو محض خدا کے احسانات کا تصور باندھنے کی خاطر یہ تخمینے پیش کرتے ہیں اور یہ نسبتیں قائم کرتے ہیں تا کہ مختلف زاویوں سے ہم اللہ کے فضلوں کا نظارہ کریں اور دل اس کی حمد سے بھرتا چلا جائے۔ ورنہ اگر نسبتوں کا تصور باندھا جائے تو اس لحاظ سے تو پھر بیلجیئم دنیا کی سب سے بڑی مخلص جماعت بنے گی کیونکہ ان کا اضافہ ساڑھے چالیس گنا ہے۔ بات یہ ہے کہ پہلے وہاں مبلغ نہیں تھا، چند احمدی تھے اور وہ بھی بکھرے ہوئے تھے، ان کی تربیت کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ چندوں میں بھی وہ بہت پیچھے تھے اس لئے یہ ان کا پہلا قدم ہے اور پہلے قدم میں ان کو چھیالیس منزلیں طے کرنے کی توفیق ملی ہے۔ آئندہ سال جب یہ شرحیں تقریباً برابر ہو جائیں گی تو پھر بیرونی ممالک کی جماعتوں کا اصل مقابلہ شروع ہوگا۔ جب بیرونی جماعتیں قریباً ایک ہی سطح پر آ جائیں گی تو پھر دیکھیں گے کہ کون سی جماعت آگے بڑھتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر جگہ برابر کوشش ہوگی۔

بیرونی ممالک کے چندہ دہندگان کی تعداد کے لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا ہے اور اس میں بھی تحریک جدید کی رپورٹ کے مطابق لجنات کو بہت بڑی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ چنانچہ لجنات میں سے برطانیہ، کویت، مسقط، جاپان، کینیڈا، فجی، سویڈن، مغربی جرمنی، ہالینڈ سرینام، ڈیٹن اور بالٹی مور امریکہ کی لجنات نے نمایاں کام کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے امریکہ کی اکثر لجنات کو توفیق نہیں ملی صرف ڈیٹن اور بالٹی مور کی لجنات نے غیر معمولی کام کیا ہے بہرحال ان کی کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت عطا فرمائی۔ چنانچہ بیرون پاکستان کی جماعتوں کے وعدہ کنندگان کی تعداد گزشتہ سال صرف ۲,۰۲۸ تھی اس کے مقابل پر اس سال ۱۳,۴۷۰ تک پہنچ گئی ہے یعنی وعدہ کنندگان کی تعداد میں ۱۱,۴۴۲ کا اضافہ ہوا ہے۔

پس کوئی ایک پہلو بھی ایسا نہیں ہے جس میں ہم تشنگی محسوس کریں اور تحریک جدید کی طرف سے جتنی کوشش کی گئی ہے اس کو ان پھلوں سے کوئی نسبت نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں حالانکہ وہی عام کوشش ہے جو ہمیشہ ہوتی ہے وہی وکیل مال ہیں، وہی عملہ ہے، عملے میں بھی کوئی غیر معمولی اضافہ نہیں ہوا اور اسی طرح اخلاص سے دن رات کوشش کر رہے ہیں جس طرح پہلے کیا کرتے تھے، لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ جماعت کو فضلوں کے ایک نئے دور میں داخل کر رہا ہے اور ہمارے اوپر نئی ذمہ داریاں ڈالنے والا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب زادراہ بڑھایا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لمبا سفر درپیش ہے۔ جب قوتوں میں اضافہ کیا جاتا ہے تو مارچ آرڈر (March Order) سے پہلے ساری تیاریاں مکمل کر لی جاتی ہیں۔ پس درحقیقت جو اصل فضل ہیں وہ تو ابھی سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ تو فضلوں کے حصول کا ایک ذریعہ ہے جو مہیا کیا جارہا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے اور جیسا کہ دوسری علامتوں سے بھی بڑا قطعی طور پر ظاہر ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے جماعت سے عظیم الشان خدمات لینے والا ہے اور ان خدمات کے لئے ہمیں زادراہ مہیا فرما رہا ہے، جماعت کے اخلاص کو بڑھا رہا ہے، ایمان کو بڑھا رہا ہے، قربانیوں کی توفیق کو بڑھا رہا ہے، وقف کی روح میں نئی جلا پیدا کر رہا ہے اور ہر پہلو سے ہمیں تیار کیا جارہا ہے کہ آگے بڑھو اور ساری دنیا کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے جیت لو۔ اس مبارک دور میں ہم داخل ہونے والے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ یہ کوئی ایسی دیوار تو نہیں ہوا کرتی کہ اس کو پھلانگا تو نیا دور شروع ہو گیا۔

یہ تو ایک جاری سلسلہ ہے اور نئی صدی کے قرب کے ساتھ اس کا تعلق ہے اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نوراللہ مرقدہ بارہا فرمایا کرتے تھے کہ یہ پہلی صدی تو غلبۂ اسلام کی تیاری کی صدی ہے اور اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہوگی تو جتنا جتنا ہم اس صدی میں داخل ہونے والے ہیں اور اس کے قریب ہوتے چلے جا رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ تیاری میں جو کمیاں رہ گئی تھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ جلدی جلدی پوری کر رہا ہے تا کہ ہمیں پھر بعد میں یہ احساس نہ ہو کہ فلاں چیز بھی تیاری والی رہ گئی تھی اور فلاں بھی رہ گئی تھی اور فلاں بھی رہ گئی اور فلاں بھی رہ گئی۔ واپس تو ہم مڑ نہیں سکتے۔ انسان جب سفر پر روانہ ہوتا ہے تو بعض دفعہ گھر میں کچھ چیزیں رہ جاتی ہیں اور وہ اپنا رخ گھر کی طرف موڑ بھی لیتا ہے۔ کہتا ہے چلو واپس جا کر وہ بھی لے آؤں لیکن غلبہ اسلام کی شاہراہ پر ہمارا جو سفر جاری ہے اس میں تو ہم واپس نہیں مڑ سکتے اس میں تو لازماً ہر قدم آگے بڑھے گا اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل نے ہماری تیاریاں مکمل کروانی شروع کی ہوئی ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ جب ہم اگلی صدی میں داخل ہوں گے تو اس قدر تیز رفتاری سے داخل ہوں گے کہ گویا پہلی رفتار سے بعد کی رفتار کو کوئی نسبت نہیں ہوگی اور یہ کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ جس طرح غیر ممالک میں جماعت پر فضل فرما رہا ہے اور جماعت کی طرف لوگوں کی توجہ پیدا ہو رہی ہے اور جس طرح باہر سے مطالبے آ رہے ہیں اور ترقی کے نئے نئے رستے کھل رہے ہیں وہ اگر یہاں بیان کئے جائیں تو اس کے لئے کئی گھنٹے درکار ہیں اور وہ بھی مختصراً بیان کئے جاسکیں گے۔ مجھے سارا سال جو ڈاک موصول ہوتی ہے اس کی اوسط سات سو خطوط روزانہ ہے۔ ان خطوط میں سے ایک بڑی تعداد بیرونی ممالک سے آتی ہے یا مختلف ممالک کی خبروں سے متعلق دفاتر کے ذریعہ موصول ہوتی ہے۔ چنانچہ حالات کو پڑھ کر دل اللہ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ کس طرح روزانہ ترقی کے نئے نئے میدان ہمارے سامنے کھل رہے ہیں۔ پس اگر سال کے ۳۶۵ دنوں میں ہر روز بیسیوں ترقی کے نئے میدان سامنے آ رہے ہوں تو یہ کہنا کہ ان کو بیان کرنے کے لئے کئی گھنٹے درکار ہیں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں۔ اصل واقعات کا خلاصہ تو گھنٹوں میں پیش کیا جاسکتا ہے لیکن ان پر تفصیلی روشنی نہیں ڈالی جاسکتی۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک جن جن ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور جہاں جہاں ترقی کے نئے رستے کھل رہے ہیں وہاں وہاں تحریک جدید دن رات کوشاں ہے اور پورا

زور لگا رہی ہے۔ تحریک کے دفاتر میں بھی وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ واقفین زندگی طوعی طور پر کاموں کے لئے جو وقت دیتے میں سمجھتا ہوں اب وہ پہلے سے بڑھ کر وقت دے رہے ہیں۔ ان میں بیداری کی ایک عام رو پیدا ہوگئی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک نشان ہے کہ کارکنوں میں ایک غیر معمولی احساس پیدا ہو چکا ہے کہ اہم کام ہمارے سپرد ہونے والے ہیں، ہمیں بھی تیاری کرنی چاہئے۔

یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی نشاندہی کر رہی ہیں اور جماعت کو میں اس لئے بتاتا ہوں کہ وہ ایک نئے ولولے اور نئے جوش کے ساتھ نئے سال میں داخل ہوں اور اپنی قربانیوں کے معیار کو اور بھی بڑھائیں گویا

ع نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

اپنی جنس کی قیمت کو بالا کر دے کہ ابھی بھی تو ارزاں ہے ابھی تو سستا ہے۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کی قدر و قیمت کا تعلق ہے یہ تو قربانیوں سے وابستہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اندر ابھی بھی قربانیوں کے بہت میدان کھلے پڑے ہیں۔ اگر آپ تلاش کریں تو آپ کو ایسے ہزارہا احمدی مل جائیں گے جو ابھی لازمی چندہ جات میں بھی شامل نہیں ہوئے اور ہزارہا کو ان کے خاندانوں کی تعداد سے ضرب دے دیں تو وہ تعداد ایسی ہے جو تحریک جدید میں شامل ہو سکتی ہے لیکن ابھی شامل نہیں ہو سکی اس لئے یہ کہنا کہ ہم اپنے منتہا کو پہنچ گئے ہیں اور اتنی ہی جماعت کو توفیق ہے بالکل غلط بات ہے۔ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف یہ کہ خدمت کی توفیق زیادہ ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس توفیق کے مقابل پر جماعت جس تیزی سے پھیل رہی ہے وہ بھی تو ایک ایسا میدان ہے جو قربانیوں میں اضافے کے مزید تقاضے کرتا رہے گا۔ خدا کے فضل سے ساری دنیا میں لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور ساری دنیا کے ممالک میں جماعت وسعت پذیر ہو رہی ہے۔ جماعت میں نئے آنے والوں کی تعداد ہی کو شامل کر دیا جائے تو اگلے سال نمایاں فرق ہونا چاہئے۔ اس لئے مجھے تو مزید ترقی کے بہت کھلے میدان نظر آ رہے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں اور خدا کا ہمیشہ یہ سلوک رہا ہے کہ جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اب حد ہوگئی اس سے آگے بظاہر کوئی قدم بڑھنے کی جگہ نہیں رہی تو اللہ تعالیٰ پھر نیا میدان کھول دیتا ہے، پھر جماعت اور زیادہ آگے قدم بڑھاتی ہے اس لئے میں

امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو مزید توفیق عطا فرمائے گا اور ہم بفضلہ تعالیٰ تحریک جدید کی قربانیوں کے ہر میدان میں آگے بڑھیں گے۔

اس ضمن میں ہمیں بعض باتوں کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ دوستوں کو یاد ہوگا کہ تحریک جدید کے آغاز میں ایک ۱۹ نکاتی پروگرام بھی پیش کیا گیا تھا اور یہ پروگرام اس غرض سے تھا کہ جماعت رفتہ رفتہ زندگی کی ایسی دلچسپیوں کو کم کرتی چلی جائے جن میں ان کا روپیہ اسلام کے سوا دوسری جگہ خرچ ہوتا ہے اور وہ روپے سمیٹ کر جہاں جہاں سے بھی انسان بچا سکے ضرور بچائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کر دیئے۔ اس سارے پروگرام کا آخری مقصد تو یہی بنتا تھا لیکن اس مقصد کے حصول کے دوران جماعت کے اندر جو حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوتی تھی وہ اپنی ذات میں ایک بہت بڑا پھل تھا۔ مثلاً سادہ زندگی کا مطالبہ ایسے زمانہ میں جب کہ دنیا مادہ پرستی میں مبتلا ہو رہی ہو اسی طرح لہو ولعب سے پرہیز جبکہ دنیا میں ایسی چیزیں ایجاد ہو چکی ہوں کہ جنہوں نے قوموں کے کریکٹر تباہ کر دیئے ہیں اور لہو ولعب کی طرف توجہ نے خدا سے غافل کر دیا ہے۔ یہ دونوں چیزیں مثال کے طور پر ایسی ہیں جن کی پابندی سے آپ کے چندوں میں اضافہ ہوگا لیکن چندوں کا اضافہ اپنی جگہ ہے اور بالکل الگ مقصد ہے۔ یہ دونوں باتیں اپنی ذات میں ایسے عظیم الشان مقاصد ہیں کہ جس قوم کو حاصل ہو جائیں وہ آزاد قوم کہلا سکتی ہے۔

تحریک جدید کو چاہئے کہ وہ اس پہلو کی طرف بھی توجہ کرے۔ جہاں مالی قربانی میں اضافہ ہو رہا ہے وہاں وقتاً فوقتاً تحریک جدید کے ۱۹ نکاتی پروگرام کو مختلف رنگ میں جماعت کے سامنے پیش کرتے رہنا چاہئے تا کہ ہمارے قدم متوازن طور پر آگے بڑھیں ہمارے کردار میں بھی برکت مل رہی ہو اور ہمارے قربانیوں کے معیار میں بھی برکت مل رہی ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور جب میں یہ کہتا ہوں کہ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو تو اس کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ ایسا ضرور ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ جس طرح جماعت پر فضل فرما رہا ہے یہ ممکن نہیں ہے کہ ہمارے دل کی نکلی ہوئی دعائیں ہوں اور وہ قبول نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو ہم پر اتنے احسان فرما رہا ہے کہ بعض دفعہ دعا کا خیال آتا ہے تو وہ اسے قبول فرما لیتا ہے کجا یہ کہ ساری جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کے ساتھ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کر رہی ہو اور اللہ تعالیٰ ان کو قبول نہ فرمائے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا اس لئے ہم اس یقین کے ساتھ

تحریک جدید کے اس نئے سال میں داخل ہو رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کو پہلے سے زیادہ اور زیادہ بڑھاتا چلا جائے گا۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:

آج مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ تین بجے کا وقت دیا گیا ہے اس لئے نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع ہوگی۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر دوست کھانا کھا چکے ہیں۔ بعد میں آنے والے اکا دکا مہمان رہ گئے تھے وہ بھی کھانے سے جلد فارغ ہو جائیں گے۔ ابھی کافی وقت ہے احباب تسلی سے اجتماع میں حاضر ہوں۔ اجتماع کے دوران تین دن مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد مبارک میں بھی اور مقام اجتماع میں بھی جمع ہوا کریں گی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۷/ نومبر ۱۹۸۳ء)